رابطۃ العالم الاسلامی کی سہ روزہ گولڈن جوبلی تقریبات

تحریر: عبدالمالک مجاہد

رابطہ عالم اسلامی، مکہ مکرمہ کا قیام 14 ذوالحجہ 1381ھ بمطابق 18 مئی 1962ء کو عمل میں لایا گیا۔ اس کے اغراض ومقاصد میں (۱) عالمی، ملکی، اجتماعی اور انفرادی سطح پر احکام شرعیہ کی صحیح تعلیم وتبلیغ (۲) اسلامی قوانین کا نفاذ اور اس سلسلے میں لوگوں کی نصرت واعانت (۳) قرآن وسنت کی تعلیم دینا اور صرف اسی کا پرچار کرنا (۴) مسلمانوں کو دعوتی، تربیتی، تبلیغی، تعلیمی اور ثقافتی میدان میں پیشِ آمدہ مشکلات کو حل کرنا (۵) تعلیمی مجلسوں اور تربیتی نشستوں کا انعقاد (۶) ایام حج میں افادۂ عام کیلئے خدام اور علماء کی ذمہ داری لگانا تاکہ حجاج کرام میں ان کی زبانوں میں صحیح اسلامی عقیدہ اور اسلامی تعلیمات پہنچ سکیں۔ (۷) عربی زبان کی ترویج واشاعت کیلئے کوششیں کرنا (۸) اسلامی مقاصد کی تکمیل کیلئے اسلامی مکاتب اور مراکز کا قیام (۹) عالم اسلام میں حوادث وآفات میں پھنسے ہوئے لوگوں کی مدد کرنا (۱۰) مساجد و مدارس کی تعمیر کرنا جیسے عظیم مقاصد شامل ہیں۔

رابطہ عالم اسلامی کے تحت کئی کانفرنسیں منعقد ہوئی ہیں جو بین الاقوامی نوعیت کی ہیں۔ پہلی کانفرنس 1381ھ بمطابق 1962ء میں منعقد کی گئی۔ ''رابطہ'' کی قائمہ کمیٹی 60 اراکین پر مشتمل ہوتی ہے جو ماشاءاللہ سارے صحیح العقیدہ، اسلام کے داعی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینے والے ہیں۔ رابطہ کی تعمیرِ مساجد کیلئے ایک ذیلی تنظیم بھی ہے جو تقریباً 40 اراکین پر مشتمل ہے۔ رمضان المبارک 1395ھ بمطابق ستمبر 1975ء کو مکہ مکرمہ میں تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ مرکزی عالمی مجلس برائے مساجد کے تحت اور بھی کئی تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ اس کی ایک تنظیم ''مجلس مجمع فقہی'' کے نام سے بھی موجود ہے جو کم وبیش 24 اراکین پر مشتمل ہے۔ رابطہ عالم اسلامی میں جو بھی رکن شامل ہوتا ہے وہ یہ اقرار کرتا ہے کہ تبلیغ دین کا فریضہ جو مجھ پر عائد ہوتا ہے میں اسے پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کروں گا اور تمام باطل ادیان سے اسلام کا دفاع کروں گا۔ گذشتہ ماہ رابطہ عالم اسلامی کے 50 قمری سال کی تکمیل پر عالمی سطح پر ایک عظیم الشان ''گولڈن جوبلی تقریب'' منعقد کی گئی جس کی روئیداد آپ کے زیر مطالعہ ہے۔ (ادارہ)

جدہ سے آپ مکہ مکرمہ کی طرف سفر کریں تو دنیا کے مقدس ترین شہر میں داخل ہونے سے پہلے آپ کو جگہ جگہ رابطۃ العالم الاسلامی کے بورڈ نظر آئیں گے۔ انگریزی میں اسے ''ورلڈ مسلم لیگ'' کہتے ہیں۔ مکہ مکرمہ کے

انٹرکانٹینینٹل ہوٹل سے متصل اس ادارے کی پرشکوہ بلڈنگ ہے جس میں بیسیوں دفاتر قائم ہیں۔

1381ھ/18 مئی 1962ء کو مکہ مکرمہ میں عالم اسلام کی نمائندہ اسلامی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں متفقہ طور پر قرارداد پاس کی گئی کہ ''مکہ مکرمہ کی سرزمین پر ''رابطۃ العالم الاسلامی'' کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا جائے جس کے مقاصد پوری دنیا کے مسلمانوں کے درمیان رابطے کرنا، ان کے مسائل جاننا اور ان کا حل پیش کرنا، اسلام کی دعوت غیر مسلموں تک پہنچانا اور اسلام کے بارے میں پھیلائے جانے والے شبہات اور غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا ہوں۔ یہ ادارہ اس امر کی تلقین بھی کرے کہ مسلمان اپنے رب کے اوامر ونواہی کی پاسداری کریں۔ نیز مسلمانوں کے دعوتی، تعلیمی، تربیتی اور ثقافتی منصوبوں میں بھی یہ ادارہ عملی مدد اور تعاون فراہم کرے۔'' اس ادارے کی تاسیس کو ہجری کیلنڈر کے حساب سے 50 برس ہو چکے ہیں۔ اسی مناسبت سے حال ہی میں مکہ مکرمہ میں بین الاقوامی سطح پر تین روزہ ''گولڈن جوبلی تقریبات'' کا انعقاد کیا گیا جس میں دنیا بھر سے مختلف ممالک کے مندوبین نے شرکت کی۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان سے مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر ساجد میر اور سابق صدر پاکستان جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ سمیت ممتاز شخصیات نے شرکت کی۔ تقریبات کا عنوان تھا ''رابطہ عالم اسلامی، حال اور مستقبل'' ''رابطہ'' کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالمحسن الترکی سعودی عرب کے ''تھنک ٹینک'' اور نہایت ذہین وفطین لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ کانفرنس کی تیاریاں عرصہ سے جاری تھیں۔ دنیا بھر سے علماء اور دانشور حضرات کو جمع کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ قابل تحسین ہیں ڈاکٹر ترکی صاحب جنہوں نے نہایت حسن وخوبی سے تمام انتظامات کی خودنگرانی کی اور اس عظیم الشان کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔ ڈاکٹر ترکی نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ رابطہ عالم اسلامی غیر مسلم ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کیلئے ہمہ وقت مقدور بھر کوششیں کرتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ''رابطہ'' نے مختلف ممالک میں اسلامی اور عصری علوم سے ہم آہنگ تعلیم و تربیت کے دس ادارے قائم کئے ہیں۔ کثیر تعداد میں طلبہ ان اداروں سے مستفید ہو رہے ہیں۔ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی رہنمائی اور ہدایت پر رابطہ عالم اسلامی نے میڈرڈ (سپین) اور جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں کامیاب عالمی کانفرنسیں بھی منعقد کروائیں جن کا عنوان ''مکالمہ بین المذاہب'' تھا۔ ''رابطہ'' کے تحت کی جانے والی امن وامان کی ان کوششوں کو دنیا بھر میں بڑی پذیرائی نصیب ہوئی اور اقوام متحدہ نے بھی انہیں خوب سراہا۔ ڈاکٹر ترکی نے کہا کہ ''رابطہ'' نے یورپ میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا بھرپور جواب دیا ہے اور اس پر پُرزور احتجاج بھی کیا ہے۔

گولڈن جوبلی کی سہ روزہ تقریبات گزشتہ ماہ 19 تا 21 شعبان 1431ھ (اگست 2010ء) کو دارالضیافہ مکہ مکرمہ میں ہوئیں۔ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی نیابت کرتے ہوئے سعودی وزیر داخلہ اور نائب شہزادہ نائف بن عبدالعزیز نے ان تقریبات کا افتتاح کیا۔ پروقار تقریبات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ خطاب کیلئے سب سے پہلے ترکی کے وزیر مذہبی امور ڈاکٹر علی برداق اوغلو کو دعوت دی گئی۔ انہوں نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا ''یہ میرے لئے نہایت مسرت کا موقع ہے کہ میں رابطہ عالم اسلامی کی گولڈن جوبلی کی تقریبات میں شرکت کر رہا ہوں۔ ''رابطہ'' کی پچھلی پانچ دہائیوں کی کارکردگی ایسی شاندار ہے کہ اس نے دنیا بھر کے مبصرین کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا ہے۔ ''رابطہ'' کی سرگرمیوں کا مرکز کوئی خاص علاقہ نہیں بلکہ اس کا دائرہ کار اتنا ہی وسیع ہے جتنا خود اسلام کا دائرہ کار۔ یہی وجہ ہے کہ ''رابطہ'' کو مختلف اوقات میں عالمی سطح کی خدمات، علمی سیمینار کے انعقاد اور شاندار مطبوعات کی اشاعت پر دنیا کے معروف اداروں کی جانب سے اعزازی شیلڈز، القابات اور تعریفی سرٹیفیکیٹس سے نوازا گیا۔ سب سے نمایاں اعزازی لقب ''امن کا پیامبر'' ہے جو اقوام متحدہ کی طرف سے 1985ء میں دیا گیا۔ باعث مسرت ہے کہ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے ''رابطہ'' کے تحت مختلف مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان ڈائیلاگ اور مذاکرات کے ذریعے ''امن کے اس سفیر'' کے کردار کو عالمی سطح پر مزید نمایاں کر دیا ہے۔ ڈاکٹر اوغلو نے دوٹوک انداز میں کہا ''رابطہ عالم اسلامی کو پچاس برسوں میں جو کامیابیاں ملی ہیں اس کی بڑی وجہ افراط وتفریط سے ہٹ کر اعتدال پر مبنی منہج اور پالیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''رابطہ'' کے کامیاب پراجیکٹس اور منصوبے اچانک وقوع پذیر نہیں ہوئے بلکہ ان کے پیچھے عالی عزم اور بیدار مغز قیادت کی مسلسل تگ ودو، شاندار جدوجہد اور سعودی حکومت کے فیاضانہ تعاون کی ایک تاریخ کارفرما ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ ''رابطہ'' امت مسلمہ کی وحدت کا مظہر اور اس کی نشأۃ ثانیہ اور عظمت رفتہ کے حصول کا مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کی عظمت رفتہ کے آٹھ سو سالہ دور میں عوام کے مفاد کا انتہائی زیادہ احترام کیا جاتا تھا۔ حکومت اور رعایا کے درمیان ایک حسین توازن قائم تھا۔ عصرِ حاضر میں استحصال زدہ انسانیت اسلامی نظام وثقافت کی پہلے سے کہیں زیادہ محتاج ہے۔''

معزز شرکاء نے تأسیس سے لے کر آج تک ''رابطہ'' میں ہونے والے ترقی پذیر عوامل، تدریجی مراحل اور رفتار کار کا جائزہ لیا اور اس ضمن میں ''رابطہ'' کی کامیابیوں کے طویل سفر کی ڈاکومنٹری بھی دیکھی۔ اس موقع پر خادم حرمین

شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی ''رابطہ'' کیلئے کی گئی کوششوں میں معزز مہمانوں نے خصوصی دلچسپی کا اظہار کیا۔

عظیم الشان کانفرنس کے میزبان ''رابطہ'' کے جنرل سیکرٹری ڈاکٹر عبداللہ الترکی نے اپنے خطاب میں کہا: ''رابطہ کی گولڈن جوبلی کے موقع پر عظیم الشان اور روح پرور سہ روزہ تقریبات کا انعقاد ہمارے لئے بڑی سعادت کی بات ہے دنیا بھر سے ممتاز شخصیات اور مندوبین کی شرکت ہمارے لئے بے پناہ مسرت کا باعث ہے۔ امیر نائف بن عبدالعزیز نے افتتاح کر کے جہاں ہماری عزت افزائی فرمائی ہے وہاں ان تقریبات کے وقار میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ انہوں نے امیر نائف بن عبدالعزیز کی تشریف آوری پر خصوصی طور پر ان کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر ترکی نے ''رابطہ'' کیلئے امیر نائف کی خدمات جلیلہ کا نہ صرف اظہار واعتراف کیا بلکہ ''رابطہ'' کی سرپرستی کا حق ادا کرنے اور اس کے منصوبوں میں انتہائی جانفشانی سے حصہ لینے پر ان کا شکریہ بھی ادا کیا۔ انہوں نے کہا: ''رابطہ'' کے بنیادی اصول اور پالیسی وہی ہے جو ہمارے پیارے ملک سعودی عرب کی ہے۔ کتاب وسنت ہمارا دستور ہے، اسلام اور مسلم امہ کا دفاع ہمارا نصب العین ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماشاء اللہ اس عالمی تنظیم نے گزشتہ پانچ دہائیوں میں نہایت قابل قدر کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں جن کا اس سیمینار میں تفصیل سے جائزہ لیا جائے گا۔ ڈاکٹر ترکی نے بطور خاص ذکر کیا کہ ''رابطہ'' نے خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی رہنمائی میں میڈرڈ (سپین) اور جنیوا (سوئٹزرلینڈ) میں ''مکالمہ بین المذاہب'' کے موضوع پر کامیاب کانفرنسیں منعقد کیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس مکالمے کے ذریعے اسلام کے بارے میں پائی جانے والی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔ انہوں نے عصر حاضر میں درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لئے نئی حکمت عملی اور شاندار سٹریٹیجی اختیار کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے خادم حرمین شریفین کی حکومت کی طرف سے اول روز سے ''رابطہ'' کے ساتھ تعاون اور سرپرستی کا اہتمام کے ساتھ تذکرہ کیا اور ''رابطہ'' کے ساتھ جملہ تعاون کرنے والوں کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔''

سعودی عرب کے مفتی عام اور ''رابطہ'' کی مجلس تاسیسی کے رئیس فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ نے اپنے فکر انگیز خطاب میں کہا ''اللہ تعالیٰ نے مشرق سے لے کر مغرب تک روئے زمین کے تمام مسلمانوں کو ایمان اور اخوت کی لڑی میں پرو دیا ہے۔ مسلمان اس وسیع کائنات کے جس کونے میں بھی ہوں وہ دوسرے مسلمانوں کے بھائی ہیں۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ اس اسلامی تعلق کو ایک نظم میں پرو کر اسے پہلے سے بہتر شکل دی جائے۔ خصوصاً مسلمانوں کی ممتاز اور نمایاں علمی شخصیات کا آپس میں بہت گہرا رابطہ ہونا چاہیے تاکہ عصر

حاضر میں درپیش چیلنجز سے نبرد آزما ہونے کیلئے وہ بہتر حکمت عملی اختیار کر سکیں۔ یہ مقصد بڑی حد تک ''رابطہ عالم اسلامی'' کے ذریعے حاصل ہو رہا ہے مگر اس سلسلے کو مزید مضبوط کرنے اور اسے بڑھاوا دینے کی ضرورت ہے۔ فضیلۃ الشیخ عبدالعزیز آل الشیخ نے واضح کیا کہ اس کارِ خیر میں خادم حرمین شریفین کی کوششوں کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔انہوں نے کہا کہ امتِ مسلمہ آج کل گونا گوں مسائل سے دوچار ہے۔ دہشت گردی، عریانیت، فحاشی اور اخلاقی بے راہ روی کا ایک سیلاب ہے جو ہماری نوجوان نسل کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے۔ عالم اسلام کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ان مسائل کا ادراک کرے، درپیش چیلنجز کو سمجھے، ان میں پوری بصیرت حاصل کرے اور ایسے چہروں کو بے نقاب کرے جو اسلامی ممالک کے امن کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔''

مہمان خصوصی امیر نائف بن عبدالعزیز نے شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی نیابت کرتے ہوئے مؤثر ترین کلیدی خطاب میں فرمایا: ''برادران اسلام! میں آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ بیت اللہ شریف کے پڑوس میں، ام القری اور وحی کے نزول کی جگہ پر ہم سب جمع ہیں۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اس عظیم سیمینار کے ذریعے جس کا اہتمام رابطہ عالم اسلامی نے اپنی ''گولڈن جوبلی'' کے موقع پر کیا ہے، توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب اسلام کے پیغام کو پہلے سے بہتر انداز میں ہر جگہ پہنچا سکیں۔ رابطہ عالم اسلامی امت کی مشکلات کا مداوا جس انداز میں کر رہی ہے وہ قابل اطمینان اور باعث مسرت ہے۔ خصوصاً مسلمانوں کے درمیان وحدت پیدا کرنے، اسلام کی صحیح تصویر پیش کرنے، بعض اسلامی ممالک میں مختلف آفتوں کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ان سے نبرد آزما ہونے، دین میں غلو کے خطرناک نتائج سے آگاہ کرنے اور شدت پسندی کی جگہ راہ اعتدال اختیار کرنے جیسی ''رابطہ'' کی کوششیں بہت عمدہ ہیں۔ موجودہ دور میں دہشت گردی کے سد باب کا مؤثر ترین ذریعہ ڈائیلاگ اور مذاکرات ہیں۔ لوگوں کے سامنے اسلام کی اصل تصویر اور روشن تعلیمات پیش کرنے سے ہی اس کا علاج ممکن ہے۔

برادرانِ اسلام! ہماری مملکت نے ''رابطہ'' کی تاسیس سے لے کر اب تک اس کیلئے اپنا دامن کشادہ رکھا ہوا ہے تاکہ وہ صحیح منہج پر اسلامی تعلیمات کو پھیلا سکے اور مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور یک جہتی کی فضا قائم رکھ سکے۔ اس مملکت نے اپنے قیام کے ساتھ ہی مسلمانوں کی وحدت کیلئے کاوشیں شروع کر دی تھیں۔ ہمارے والد گرامی شاہ عبدالعزیز کا ایک بہت مشہور مقولہ ہے: (أَنَا مُسْلِمٌ، وَأُحِبُّ جَمْعَ الْكَلِمَةِ وَتَوْحِيْدَ الصَّفِّ، وَلَيْسَ هُنَاكَ مَا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَحْقِيْقِ الْوَحْدَةِ) میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کو اخوت کی

لڑی میں پرونا چاہتا ہوں۔ مسلمانوں کی یک جہتی سے زیادہ مجھے کوئی چیز عزیز نہیں۔''

والد صاحب نے آج سے تقریباً چھیاسی سال پہلے (1345ھ) مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والے علماء کے ایک سیمینار میں اس امر کا اظہار کیا تھا۔ اس موقع پر انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا: ''میں مسلمانوں سے توقع رکھتا ہوں کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی طرف رجوع کریں گے۔ یہی ہمارا دین ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ فرقہ واریت مسلمانوں کیلئے تباہ کن ہے۔ بلکہ میں یہ کہوں گا کہ افتراق و انتشار ہی مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ مسلمانوں کیلئے ضروری ہے کہ وہ فرقہ واریت سے بچیں اور اپنے باہمی معاملات کو اتفاق واتحاد سے درست کریں۔''

حاضرین کرام! یہ مملکت آج تک اسی منہج پر قائم ہے اور زندگی کے ہر پہلو میں شریعت سے رہنمائی لینے کیلئے کوشاں ہے۔ مسلمانوں کے باہمی تعاون اور اتحاد کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر رہی ہیں۔ اسی منہج پر قائم رہتے ہوئے رابطہ عالم اسلامی میں اپنے اہداف و مقاصد کو حاصل کیا ہے۔ ''رابطہ'' کی خدمات کے اعتراف میں اقوام متحدہ نے اسے ''امن کا پیامبر'' کے لقب سے نوازا ہے۔

مہمانان گرامی! امت کے بڑے مسائل تین ہیں: پہلا مسئلہ یہ ہے کہ بعض لوگ اسلام اور اس کی تعلیمات کو صحیح طریقے سے سمجھ نہیں پا رہے۔ اسی وجہ سے میانہ روی سے انحراف پیدا ہوا ہے۔ اس مسئلے نے ہمیں کئی بڑے بڑے چیلنج دیے ہیں۔ ہمیں انتہائی فہم وفراست سے عوام میں اعتدال اور میانہ روی کے کلچر کو فروغ دینا ہوگا۔ دوسرا مسئلہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے منہج سے دوری اور بے راہ روی کا ہے۔ اس بے وفائی اور بدعملی نے درپیش چیلنجز کا مقابلہ کرنے میں امت کی قوت مزاحمت کو کمزور کر دیا ہے۔ یہی باعث ہے کہ ہمارے دشمن جری ہو گئے ہیں اور اسلامی شعائر اور مقدس مقامات کو زک پہنچا رہے ہیں۔ تیسرا مسئلہ امت کے تفرقہ وانتشار کا ہے۔ امت مسلمہ کو ان مسائل کے حل کا چیلنج قبول کرنا ہوگا۔ یہ کام لوگوں کے دلوں میں جگہ پیدا کرنے اور اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے اور مسلمانوں کو دین توحید سے جوڑنے سے ہی انجام پا سکے گا۔ آخر میں انہوں نے رابطہ عالم اسلامی کی خدمات کو سراہا کہ وہ امت مسلمہ کیلئے قابل قدر جدوجہد سرانجام دے رہا ہے۔ انہوں نے مملکت کی طرف سے ''رابطہ'' کے ساتھ تعاون جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا اور کانفرنس کی کامیابی کیلئے دعا کی۔''

سہ روزہ تقریبات کے رنگارنگ پروگرام کی صدارت مختلف شخصیات نے کی۔ ایک پروگرام کی صدارت لندن میں مقیم معروف پاکستانی عالم دین ڈاکٹر صہیب حسن نے کی۔ ایک دوسرے پروگرام کی صدارت سابق صدر پاکستان جسٹس (ر) محمد رفیق تارڑ نے کی۔